رُوداد

حوزۂ نقشبندیہ

(سنہ ۲۰۰۳ء)

◎

مرتبہ

محمد عالم مختارِ حق

(سیکرٹری حوزہ نقشبندیہ)

◎

حوزہ نقشبندیہ کاشانہ شیرِ ربانی مکان ۵ ۔ اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ دربار داتا گنج بخش لاہو

Marfat.com

رُوداد

حوزۂ نقشبندیہ

(سنہ ۲۰۰۳ء)

◎

مرتبہ

مُحمّد عالم مُختارِ حق

(سیکرٹری حوزۂ نقشبندیہ)

◎

حوزۂ نقشبندیہ کاشانہ شیر ربانی مکان ۵۔ اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ دربار داتا گنج بخش لاہور

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات حوزۂ نقشبندیہ۔ 1

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	روداد حوزۂ نقشبندیہ (۲۰۰۳ء)
مرتب	محمد عالم مختار حق
کمپوزنگ	محمد عاصم لطیف
مطبع	آر۔زیڈ پیکجز ۲۔کورٹ سٹریٹ، ۲۶ لوئر مال لاہور
اشاعت اول	۲۸ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ / ۱۹ اپریل ۲۰۰۴ء (یوم وصال امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ)
تعداد	ایک ہزار
صفحات	۳۲

ناشر

حوزۂ نقشبندیہ۔کاشانۂ شیر ربانی مکان نمبر 5 اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ، داتا گنج بخش لاہور

فون: 042-7313356,0498-591054,0300-4243812

تعارف

شرقپور شریف کی معروف خانقاہ نقشبندیہ (حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ) تقریباً ایک صدی سے پاکستان میں روحانی مرکز کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہی ہے۔ اس روحانی مرکز کی طرف سے کتابیں بھی شائع ہوتی رہی ہیں اور ''نور اسلام'' کے نام سے اس خانقاہ کا نقیب رسالہ بھی برابر جاری ہے۔ اب مجھ ناچیز نے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے افکار و تعلیمات کی تحقیق کے لیے خالصتاً ایک علمی ادارے ''حوزۂ نقشبندیہ'' کی بنیاد رکھی ہے جس کے اغراض و مقاصد اور لائحہ عمل دستاویزات کی صورت میں آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے۔ (ضمیمہ ملاحظہ کریں)

ہم نے حالات اور زمانے کے پیش نظر اس سلسلے کے اصل مآخذ (عربی، فارسی و ترکی) جدید تقاضوں اور اصول تحقیق کے مطابق ایڈٹ کروا کر شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے اس سلسلے کے مآخذ و مراجع کی کتابیات، انگریزی اور اردو میں مرتب کر کے طبع کروائیں گے تاکہ اس موضوع پر تحقیق کرنے والوں کو سہولت ہو۔ ہم نے اپنا کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں جمع کروا دیا ہے جس میں نقشبندی سلسلہ کے مآخذ خصوصیت کے ساتھ جمع کیے جا رہے ہیں۔ ہم نے یورپ سے اس سلسلے کی غیر مطبوعہ کتابوں کے عکس منگوانے کا بھی بیڑا اٹھایا ہے تاکہ اس پر کام کرنے والوں کے لیے آسانی ہو۔ ہم نے لندن میں محفوظ مخطوطات کے مائیکرو فلمز سے اس کا آغاز کیا ہے۔ ان شاء اللہ جلد ہی وہاں کے کتاب خانوں سے ہمیں عکس وصول ہونا شروع ہو جائیں گے۔

اس سلسلے کی قدیم مطبوعات جو اب بآسانی دستیاب نہیں ہیں، کے فوٹو سٹیٹ بنوا کر مذکورہ کتاب خانہ میں رکھیں گے جس سے ایک محقق بآسانی اپنا کام کر سکے، اس لیے اس سلسلے میں کام کرنے والوں کو دعوت عام ہے کہ وہ ہمارے کتاب خانے کی طرف رجوع کریں خاص طور پر ہماری توجہ کا مرکز سلسلہ نقشبندیہ کی ایک ایسی شخصیت ہیں جن کی فکری صلاحیتوں اور

Marfat.com

قوت ایمانی نے بروقت بیدار ہو کر اپنے عہد میں مسلمانوں کو ذہنی اور مذہبی زوال سے بچالیا جس کا پورا سامان کر دیا گیا تھا۔ ہماری مراد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کی ذاتِ والاصفات سے ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے عہد کی ایک ایسی سماجی اور فکری تاریخ مرتب کروائیں جس کے پس منظر میں آپ کے افکار سمجھے جاسکیں۔ آپ حضرات سے اس کارِ خیر میں علمی تعاون کی درخواست ہے۔

آج کل یورپ میں سلسلۂ نقشبندیہ پر کئی سکالرز تحقیقی کام کر رہے ہیں۔ ان کے علمی کام کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے پاس یورپین زبانوں میں اس سلسلے پر کوئی قابلِ ذکر مواد نہیں ہے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ توضیحات و تعلیقات کے ساتھ اس سلسلے کے اہم مآخذ کے انگریزی تراجم شائع کیے جائیں۔ ہم نے اپنے اس مرکز میں علماء و محققین کا ایک بورڈ تشکیل دیا ہے' جو ان مراجع کی فہارس تیار کر کے ان پر تحقیقی کام کرے گا۔ آپ حضرات سے اس میں شرکت و معاونت کی استدعا ہے۔

ہمارے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ اس وقت سلسلۂ نقشبندیہ کے اولین مراکز یعنی روس سے آزاد ہونے والی مسلم ریاستوں سمرقند' بخارا' تاشقند' کاشغر اور قازان وغیرہ ہیں جہاں اس سلسلے کے مآخذ و مراجع بکثرت موجود ہیں جن کے عکس ہمیں مطلوب ہیں لیکن وہاں سے آزادی سے لے کر اب تک کسی علمی پیشرفت کے آثار نظر نہیں آرہے' تاہم اس معاملے میں ہم سعیٔ پیہم سے کام لے رہے ہیں۔ امید ہے ہمیں کامیابی ہوگی۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس روحانی و علمی منصوبے میں مدد فرمائے۔ آمین!

(صاحبزادہ) میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

(صدر حوزۂ نقشبندیہ)

نوٹ: میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے حوزۂ نقشبندیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۷ ستمبر ۲۰۰۲ء میں حاضرین سے جو خطاب فرمایا اسے بطور تعارف شریکِ اشاعت کیا گیا ہے (مرتب)

Marfat.com

ہاتفم گفتا بگو وصف کریم   قلت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
(شاہ ابوالمعالی قادریؒ لاہوری)

روداد حوزۂ نقشبندیہ

مثل مشہور ہے کہ "ہر کسے را بہرِ کارے ساختند"۔ معلوم ہوتا ہے کہ کارکنانِ قضاوقدر نے بھی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات کے فروغ وشیوع کے لیے صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مُدَّ ظِلُّہٗ نقشبندی مجددی صاحب کی ذاتِ گرامی کا انتخاب کر رکھا تھا اور یہ سعادت ان کی قسمت میں ودیعت کر رکھی تھی کہ وہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مشن کو چار دانگِ عالم میں پہنچانے کا فریضہ انجام دیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے اپنی خداداد ذہانت، بصیرت ودانشمندی سے کام لیتے ہوئے اول اول اس مشن کی تکمیل کے سلسلے میں "یومِ مجددؒ" کے انعقاد کے لیے زمین ہموار کی اور سب سے پہلے یوم مجدد 1960ء میں جامع نقشبندیہ جہانگیر آباد ضلع شیخوپورہ میں مولانا غلام محمد نقشبندی مجددی کے اہتمام سے منعقد کر کے اس تحریک کا آغاز کر دیا۔

دل افگندیم بسم اللہ مجرِیہا و مُرسٰہا

آپ کی اس سعی کو قبولِ عام حاصل ہوا اور پھر تو آپ نے نہایت منظم طریقے سے ملک بھر میں یومِ مجدد منائے جانے کا ایک طریق کار وضع کیا اور اس کے مطابق ملک کے مختلف شہروں میں آپ نے یومِ مجدد کی تقریبات منعقد کیں۔ صبح کہیں تو رات کہیں اور پھر بقول مجروح سلطانپوری:

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

اور نوبت بایں جا رسید کہ اس تحریک کا شہرہ ملکی حدود کو عبور کرتا ہوا بیرونِ ملک بھی جا پہنچا۔

Marfat.com

چنانچہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب بذاتِ خود اس تحریک کو متعارف کرانے کے لیے سب سے پہلے 1979ء میں برطانیہ کے دورے پر گئے اور یومِ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری اور یومِ مجدد منانے کا آغاز کیا اور اب یہ ایام بفضلِ اللہ ہر سال باقاعدہ برطانیہ کے مختلف شہروں لندن، برمنگھم، نوٹنگھم، مانچسٹر، راچڈیل، ایڈنبرا وغیرہ میں منائے جاتے ہیں۔

تبلیغِ مجددیت کے لیے جہاں آپ نے تقریری محافل و مجالس کا ملک و بیرون ملک ایک نیٹ ورک قائم کیا وہاں اسے مزید استحکام بخشنے کے لیے اس کے ساتھ ساتھ اپنے رہوارِ قلم کا رخ تحریر کی طرف موڑ دیا تاکہ "نوشتہ بماند سیاہ بر سپید"۔ ابتداءً آپ یومِ مجدد میں پڑھے جانے والے مقالات اور تقریروں کو ضبطِ تحریر میں لائے اور "مقالات یوم مجدد" کے عنوان سے ان کو شائع کر دیا۔ بعد میں یہ سلسلہ باقاعدہ قائم نہ رہ سکا البتہ اس کی کمی آپ نے نہایت مفید لٹریچر چھاپ کر پوری کر دی اور یوں جو تحریری خدمات آپ نے انجام دیں، اس پر ایک طائرانہ نظر ڈال لینا مناسب ہوگا:

۱۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور ان کے ناقدین از مولانا ابوالحسن زید فاروقی (فاضل ازہر)
۲۔ المنتخبات من المکتوبات۔ از محمد مراد المنزلوی
۳۔ سرہند شریف (مقامات مقدسہ اور دیگر نقشبندی مجددی بزرگوں کے مزارات اور خانقاہوں کی تصاویر) از حسین حلمی ایشیق۔ استانبول ترکی
۴۔ مختصر حالات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد فاروقی سرہندی۔ از صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
۵۔ مسلک مجدد (مکتوبات کی روشنی میں) از صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
۶۔ مقالات یوم مجدد۔ از صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
۷۔ الجذبۃ الشوقیہ الی الحضرت المجددیہ (مجموعہ قصاید باللغۃ العربیہ) مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ
۸۔ دی نقشبندیز (انگریزی) از سردار علی احمد خاں

Marfat.com

۹۔منہاج السیر و مدارج الخیر۔از ابوالحسن زید فاروقی (انگریزی ترجمہ سردار علی احمد خاں)

۱۰۔ ماہنامہ ''نور اسلام'' کا مجدد الف ثانی نمبر (تین ضخیم جلدوں میں) مشتمل بر ۱۲۶۰ صفحات۔مدیر اعلیٰ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

۱۱۔ماہنامہ ''نور اسلام'' کا اولیائے نقشبند نمبر (دو ضخیم جلدوں میں) مشتمل بر ۱۰۰۸ صفحات مدیر اعلیٰ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

آپ نے جملہ کتابیں چھاپ کر بلا قیمت تقسیم فرمائیں پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ سلسلہ مجددیہ کی بعض کتب بازار سے قیمتاً خرید کر بھی تقسیم فرمائیں جیسے:

۱۔تجلیات امام ربانی،از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۲۔سیرت حضرت مجدد الف ثانی،از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۳۔مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی،از شیخ احمد سرہندی

۴۔حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ اقبال،از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۵۔ارشادات مجدد،صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

۶۔حضرت مجدد اینڈ ہز کریٹکس (انگریزی)،از مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی

اور اب آپ نے مستقل طور پر حضرت مجدد الف ثانی کے افکار و نظریات کی وسیع پیمانے پر تشہیر اور اسے دوام بخشنے کے لیے مجددیت کے مخلص عزیز محترم پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب سے مشورہ کیا اور دونوں صاحب ایک علمی ادارہ کی تشکیل پر متفق ہوئے جس کا نام مجددی صاحب نے ''حوزۂ نقشبندیہ'' تجویز کیا۔اس کے بعد حوزہ نے جس طرح یہ علمی و تحقیقی سفر قدم بہ قدم طے کیا اس کی روداد قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے:

نشست اول ۳۔ اپریل ۲۰۰۲ء

مجددی صاحب نے میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کے حسب الارشاد حوزہ کے لیے نو (۹) دفعات پر مشتمل لائحہ عمل مرتب کیا اور الگ سے ایسے مشاہیر اہل علم کے اسماء بھی ضبط تحریر میں لائے جن کا تعاون حوزہ کے لیے سازگار ثابت ہوگا (ضمیمہ ملاحظہ فرمائیں)

نشست دوم ۱۱۔ اپریل ۲۰۰۳ء

مجددی صاحب نے ہی میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کی خواہش پر حوزہ کے اغراض و مقاصد آٹھ (۸) شقوں پر منضبط کیے۔ (ضمیمہ ملاحظہ فرمائیں)

نشست سوم ۳۔ مئی ۲۰۰۳ء

مجددی صاحب کے مرتبہ بالا دستور کی نقول ارباب دانش و بینش کو ان کی آراء معلوم کرنے کے لیے بذریعہ ڈاک ارسال کی گئیں اور بعض سے ٹیلیفونک رابطہ بھی کیا گیا۔ ان اصحاب نے بحمد اللہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کی آواز پر لبیک کہی، اپنے تعاون کا یقین دلایا اور اپنی قیمتی آراء و مشورے تحریر فرما کر میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کی خدمت عالیہ میں ارسال کر دیے۔ ہم ان دانشوروں کی تجاویز کا ملخص ذیل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

۱۔ ڈاکٹر شیر محمد زمان۔ (ستارہ امتیاز) چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پاکستان اسلام آباد

حوزہ نقشبندیہ کی تاسیس نہایت مبارک و مسعود اقدام اور آپ کے محاسن و اولیات میں نہایت ممتاز و منفرد کار خیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

۲۔ ڈاکٹر ریاض الاسلام۔ انسٹی ٹیوٹ آف سنٹرل اینڈ ویسٹ ایشین سٹڈیز۔ کراچی یونیورسٹی کراچی۔

آپ نے اغراض و مقاصد اور لائحہ عمل کا جو نقشہ مرتب کیا ہے وہ لائق غور ہے اور مزید فکر کے لیے راہنما ہے۔ خدا آپ کو اپنے اعلیٰ مقاصد میں کامیاب کرے۔

۳۔ ڈاکٹر سید عارف نوشاہی۔ سرپرست ادارہ معارف نوشاہیہ ماڈل ٹاؤن اسلام آباد

عارف صاحب نے دعائے کامیابی کے بعد میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کو شاہ رؤف احمد مجددی کے مرتبہ "ملفوظاتِ ہفت روزہ" از حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے ایک نادر و نایاب اور غیر مطبوعہ خطی نسخے کی دریافت کی خوشخبری سنائی ہے اور اسے باترجمہ شائع کرنے کے لیے دستِ تعاون دراز کیا ہے۔

Marfat.com

۴۔ڈاکٹر خضر نوشاہی سرپرست اعلیٰ ادارہ معارف نوشاہیہ ساہن پال شریف منڈی بہاء الدین
''دیر آید درست آید'' کے مصداق انتہائی خوش آئند منصوبہ ہے جو کہ بہت پہلے شروع ہو جانا چاہیے تھا لیکن الحمدللہ کہ عصرِ حاضر کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ نے ایک انتہائی اہم منصوبہ تشکیل دیا ہے۔

۵۔پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔مدیر ماہنامہ ''جہانِ رضا'' و مہتمم مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور
آپ نے ''خانوادۂ مجددیہ اور سلسلۂ نقشبندیہ'' کے اوراق گم گشتہ' مخطوطات اور نایاب کتابوں کو یکجا کرنے کے لیے نہایت اہم اقدام کیا ہے۔۔۔آپ نے اپنی سابقہ زندگی کے شب و روز حضرت مجدد الف ثانی کے افکار و نظریات کو عوام تک پہنچانے میں وقف کر رکھے تھے اور آپ کی ان کوششوں سے عوام ہی نہیں' اہلِ علم حضرات کو بڑی اہم معلومات ملی ہیں مگر اب آپ نے ایک وسیع پیمانے پر کام کرنے کا اعلان کر کے ایک اہم دیرینہ ضرورت کو پورا کیا ہے۔کامیابیوں کی دعا کے بعد فاروقی صاحب نے ملک کے مختلف گوشوں میں معروف اہلِ علم اور کتب خانوں کی نشاندہی کی ہے جہاں اس سلسلہ کی قلمی تحریریں موجود ہیں۔

۶۔محمد نذیر رانجھا۔لائبریرین پاکستان اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پاکستان اسلام آباد
آپ نے حوزۂ نقشبندیہ کے قیام کی خوشخبری پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور دعائیہ کلمات کے بعد آپ نے آٹھ عنوانات تجویز کیے ہیں جن پر اراکین و مشیران اپنی صوابدید کے مطابق کام کر سکتے ہیں۔

۷۔ڈاکٹر محمد اسحق قریشی۔وائس چانسلر انڈی پینڈنٹ یونیورسٹی جناح کالونی فیصل آباد
للہ الحمد کہ آپ اپنی پوری قوت کے ساتھ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔یہ آپ پر ملت اسلامیہ کا حق بھی ہے اس لیے کہ آپ ایک مقتدر درگاہ کے نگران و محافظ ہیں۔۔۔مجھے خوشی ہے کہ آپ نے اس سلسلے میں باوقار طور پر علمی پیشرفت کا پروگرام بنایا ہے۔کتب کی فراہمی' مراکز و خانقاہوں سے روابط' ایک لائق اعتبار لائبریری کا قیام اور نامور صوفیہ نقشبندیہ کے ایام منانے کا ارادہ یہ سب اہمیت کے حامل

Marfat.com

شروعات ہیں۔

۸۔طالب ہاشمی۔اسلامی تاریخ کے ایک ذی وقار اور زود نویس مصنف لغت وفنِ رجال پر خصوصی دسترس۔(اعوان ٹاؤن لاہور)

نہایت احسن اور مبارک پروگرام ہے۔آنجناب تو پہلے ہی اتنی مہتم بالشان دینی خدمات انجام دے چکے ہیں کہ احقر کے پاس ان کی کماحقہٗ تحسین وستایش کے لیے موزوں الفاظ نہیں۔

۹۔مسعود ملت ابوالسرور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (مخصصِ رضویت)

آپ نے میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کے مرسلہ گشتی مراسلہ پر اظہارِ خوشنودی کیا ہے اور پھر حوزۂ نقشبندیہ کے لیے دس نہایت قابل قدر تجاویز پیش کی ہیں جن میں حوزہ کے لیے الگ عمارت کی تعمیر، متمول مشائخ نقشبندیہ کا مالی تعاون، تعلیم یافتہ مریدین کے ذریعے اپنے علاقہ میں واقع کتب خانوں میں مخطوطات اور نادر مطبوعات کی فہرست سازی وغیرہ کی تجاویز شامل ہیں۔

۱۰۔پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صدر شعبۂ اردو، کراچی یونیورسٹی کراچی

حوزہ نقشبندیہ کا قیام بہت ہی مفید ہے اس کے مقاصد میں سے سلسلہ نقشبندیہ کی فہرست کتابیات مرتب کرنے کا پروگرام قابلِ تحسین ہے۔

۱۱۔بشیر احمد قدر آفاقی۔دانشور۔مصنف۔صدارتی ایوارڈ یافتہ

آپ نے اپنی پیش کردہ رائے میں حسب توفیق دامے، درمے، قدمے، سخنے، قلمے، ہر طرح کی معاونت کا یقین دلایا۔

۱۲۔نذیر حق۔ڈپٹی ایڈیٹر روزنامہ "پاکستان" لاہور

آپ نے حوزۂ نقشبندیہ کے قیام کو ایک عظیم کارنامہ قرار دیا ہے۔آپ نے دینِ حق کا نقش قائم کرنے اور تبلیغی سرگرمیوں کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا اور سلسلۂ نقشبندیہ کے لٹریچر کو چھپوانے کی اہمیت پر زور دیا۔

Marfat.com

نشست چہارم ۲۸۔ جولائی ۲۰۰۳ء

ایک بجے بعداز دوپہر سبزہ زار سکیم (رہائش گاہ الحاج چودھری خوشی محمد) میں اراکین حوزہ کی پہلی مشاورتی میٹنگ زیر صدارت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی منعقد ہوئی۔ آغازِ کار قدر آفاقی صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد ہوا۔ مجددی صاحب نے حوزہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور نقشبندیہ مجددیہ سلسلے کے اصیل متون کی انتقادی اشاعتوں پر زور دیا اور کہا کہ ان پر مُفید حواشی اور تعلیقات کا اضافہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں انہوں نے حیدر آباد دکن کے ایک علمی ادارے لُجنہ معارف نعمانیہ کی مثال پیش کی جو ابھی تک فعال ہے اور اس ادارے نے جو اہم متون شائع کیے' ان میں سے بعض کے کوائف بھی بیان کیے۔

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں مجددی صاحب کی پیش کردہ تجاویز کو سراہا اور فرمایا کہ ہم اپنے وسائل کے مطابق اس کام کو بتدریج بڑھاتے جائیں گے۔ اس ضمن میں انہوں نے حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی قائم کردہ مرکزی مجلس رضا اور مکتبہ قادریہ (جامعہ رضویہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور) کے مختصر سرمایہ سے قیام کی مثالیں پیش کیں اور کہا کہ ان شاء اللہ سب کچھ ہو گا مگر دستیاب وسائل کے مطابق آہستہ آہستہ۔

اس اجلاس میں عہدہ داروں کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا جو اس طرح ہے:

۱۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی — صدر
۲۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی — نائب صدر
۳۔ محمد عالم مختار حق — سیکرٹری
۴۔ قاضی ظہور احمد اختر — نائب سیکرٹری

دیگر اراکین

(۱) قدر آفاقی (۲) پروفیسر علیم تفضل (۳) ماسٹر احمد علی (۴) ڈاکٹر نذیر احمد

Marfat.com

(۵) پروفیسر خالد بشیر (۶) سعید صدیقی (۷) محمد حیات (۸) محمد معروف احمد شرقپوری

نشست پنجم ۲۷۔ستمبر ۲۰۰۲ء

حوزہ کا یہ اجلاس صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صدر حوزۂ نقشبندیہ کی سربراہی میں چودھری خوشی محمد کی رہائش سبزہ زار سکیم میں منعقد ہوا' جناب محمد عالم مختار حق (سیکرٹری حوزۂ نقشبندیہ) کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد جناب ملک شہزاد احمد مجددی نے نعت پڑھی اور پھر صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نے حوزۂ نقشبندیہ کا تعارف کروایا کہ یہ ادارہ خالصتاً اس سلسلہ کی علمی تحقیقات کی غرض سے قائم کیا گیا ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد کی دستاویزات حاضرین میں تقسیم کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اس ادارے سے سلسلہ نقشبندیہ کے اصل مآخذ جدید تحقیقی تقاضوں کے مطابق ایڈٹ کروا کر شائع کریں گے۔ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب نے بتایا کہ انہوں نے اپنا ذاتی کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں محفوظ کروادیا ہے جس میں اس سلسلہ کے مآخذ و مراجع جمع کیے جارہے ہیں۔ اہلِ علم و محققین اس طرف توجہ کریں۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب نے اس ادارے کی طرف سے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ' کے عہد کی معاشرتی اور فکری تاریخ مرتب کروا کر شائع کرنے کے عزم کا بھی اظہار فرمایا۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب نے یہ بھی بتایا کہ ہم نے سلسلہ نقشبندیہ کے مخطوطات' جو یورپ میں محفوظ ہیں کی مائیکروفلمز منگوانے کا بھی آغاز کردیا ہے۔ ادارے کے تعارف کے بعد پروفیسر محمد اقبال مجددی (صدر شعبۂ تاریخ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور) کے خطاب کا آغاز ہوا۔ ان کا موضوع گفتگو تھا ''حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیائے دین اور اس کے اثرات''

پروفیسر مجددی نے سب سے پہلے حضرت مجدد الف ثانی کے عہد کی سیاسی' سماجی اور فکری تاریخ پر روشنی ڈالی کہ کس طرح اس عہد میں عقلی علوم کو اسلام اور اسلامی عقائد کے خلاف استعمال کیا گیا' علمائے سوء اور صوفیہء خام نے اکبر بادشاہ کا ساتھ دے کر اس کی فکری

Marfat.com

پشت پناہی کی' اکبر نے ''صلح کل'' کا لبادہ اوڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کے بجائے ہندو نوازی کا آغاز کیا۔ بدقسمتی سے اس عہد (گیارھویں صدی ہجری) میں ایران اور وسطی ایشیا میں غیر اسلامی تحریکیں پنپ رہی تھیں۔ جب وہاں ان کے عقائد کے خلاف اقدام اٹھائے گئے تو ان کے لیڈر فرار ہوکر ہندوستان پہنچے۔ اکبر کے زیر اثر یہاں پہلے ہی آزاد خیالی کی فضا پیدا ہو چکی تھی۔ اس قسم کی تحریکوں اور اس طرح کے خیالات رکھنے والوں کا شاہی اہتمام سے استقبال کیا گیا۔ ان غیر اسلامی فرقوں میں ایک فرقہ نُقطویہ بھی تھا جس کے ایک اہم رکن شریف آملی کے ساتھ اکبر کے سب سے محبوب اور مقرب ابوالفضل کی مراسلت بھی تھی جس میں اس نے فرقہ نُقطویہ کے عقائد کے ساتھ ہم آہنگی کا اظہار کیا ہے۔ اکبر بادشاہ جو پہلے ایک راسخ العقیدہ مسلمان تھا کو راہ راست سے ہٹانے میں سب سے اہم خدمت اسی فرقہ کے افراد نے انجام دی اور اسے یہ باور کروایا گیا کہ اسلام کی عمر صرف ہزار سال تھی اب اس کی عملی صورت نہیں رہی بلکہ اب ہمارے عقائد پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ فرقہ نقطویہ کے عقائد ایسے عقائد تھے جن کی کسی اسلامی فرقے میں گنجائش نہیں تھی اس سے تعلق رکھنے والے ہزارہا افراد کو جب ایران میں قتل کیا گیا تو یہ لوگ وہاں سے بھاگے اور اکبر کی ''صلح کل'' کی پالیسی میں فکری پناہ لی۔

رہی سہی کسر صوفیہ خام نے نکال دی اور اکبر کے لیے جوان پڑھ تھا ''انسان کامل'' کی ایسی تشریح اور توضیحات کیں کہ وہ خود کو انسان کامل کا درجہ دینے لگا۔ حال ہی میں افغانستان سے ایک نادرالوجود مخطوطہ ''بازنامہ'' مولفہ شیر محمد پاکستان لایا گیا ہے جس کے مولف نے اسے اکبر بادشاہ کے نام مُعنون کرتے ہوئے جہاں اسے بہت سے دوسرے القاب سے نوازا ہے وہاں اسے ''قطب الاقطاب'' بھی لکھا ہے۔ جس سے اس نتیجہ پر پہنچنا دشوار نہیں رہ جاتا کہ وہ خود کو کیا تصور کرنے لگا تھا۔

پروفیسر مجددی نے بتایا کہ ان حالات میں ہندوستانی معاشرت میں دو متحارب گروپ وجود میں آئے ایک بادشاہ کی حامی جماعت اور دوسرا گروہ راسخ العقیدہ مسلمانوں کا تھا۔

اول الذکر گروہ کو اس عہد کے لٹریچر میں ''دین فروشان'' بے دین (بدایونی: منتخب التواریخ) مسلمانان ہندو مزاج' جماعت شوم (بقول شیخ عبدالحق محدث دہلوی) علمائے سوء (بقول حضرت مجدد الف ثانی) کے القاب سے یاد کیا گیا ہے۔

دوسری جماعت علمائے حق کی تھی جسے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے ''جرگہ مدان دولتِ اسلام'' کا نام دیا۔

اکبر کے آخری دور حکومت میں افغانستان سے ایک ایسی ہستی نے ہندوستان کا رخ کیا جس نے اکبر کی ساری فکری آلودگی کی گھٹا دور کی۔ یہ بزرگ شخصیت حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی تھی جو ۱۰۰۸ھ میں دہلی تشریف لائے' آپ نے ان بدلے ہوئے مخدوش حالات کا بغور جائزہ لیا اور ان حالات میں اپنی ذمہ داری کو فوری طور پر محسوس کیا۔ آپ نے راسخ العقیدہ امراء و علماء کو اپنا ہم خیال بنا کر حالات کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان امراء میں نواب مرتضیٰ خان فرید بخاری' خان اعظم' شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی' شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور میرزا حسام الدین احمد شامل تھے۔ ان حضرات نے حضرت خواجہ کی راہنمائی میں عوام و خواص کے دلوں میں اسلام کی حقانیت پیدا کرنے کی کوشش کی اور ایک ایسا خاموش ذہنی و فکری انقلاب برپا کیا کہ حضرت خواجہ کے وصال (۱۰۱۲ھ) کے بعد یہ گروہ منظم صورت میں انہی خطوط پر سوچتے اور عمل کرتے ہوئے آگے بڑھا۔

اب یہ اصحاب مشترکہ سعی کرتے ہوئے ایسی منزل تک جا پہنچے جہاں امید کی کرنیں روشن نظر آنے لگیں یعنی ۱۰۱۴ھ میں جب اکبر نزع کے عالم میں تھا۔ جانشینی کا مسئلہ درپیش ہوا تو اسی راسخ العقیدہ گروہ کی کوششوں سے نورالدین جہانگیر اکبر کا جانشین بنایا گیا۔ اس میں سب سے اہم کردار نواب مرتضیٰ فرید خاں بخاری نے ادا کیا۔ یہ حضرات اب حضرت مجدد الف ثانی کے گرد جمع ہو گئے اور آپ نے حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے اسی فکری و دینی انقلاب کے عمل کو جاری رکھا اور ان امراء کو اپنا ہم خیال بنا کر انہیں ان حالات میں اکبر کے بعد جہانگیر کی تخت نشینی کو اسلام کی فتح قرار دیا اور لکھا کہ جہانگیر تخت نشین نہیں ہوا ہے بلکہ

Marfat.com

اسلام کی فتح ہوئی ہے۔ان حالات میں آپ نے اپنے لیے اور مسلمانانِ ہند کے لیے حسب ذیل لائحہ عمل مرتب فرمایا:

(i) سلاطین و امراء کو خطوط لکھ کر انہیں زمانہء ماضی (عہدِ اکبر) میں مسلمانوں اور پھر اسلام کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا گیا تھا اس سے آگاہ کیا۔

(ii) ترویجِ شریعت کے لیے بادشاہ کی تائید وحمایت حاصل کی اور بتایا کہ اس دور میں اس کے بغیر یہ کام دشوار ہے۔

(iii) بادشاہ سے قرابت قریبہ رکھنے والے ارکان سلطنت کو پہلے تو اسلام کی حقیقی روح سے روشناس کروایا پھر انہیں اس قرابت سے فائدہ اٹھانے پر زور دیا کہ بادشاہ کو ایسے مسائل دینیہ سے آگاہ کیا جائے جن پر عقائد اسلامیہ کی بنیاد ہے۔

(iv) سب سے اہم قدم یہ اٹھایا کہ اس امر پر نہایت درجہ بے چینی کا اظہار کیا کہ جتنی جلدی ممکن ہو دین دار طبقے کو بادشاہ اسلام (جہانگیر) کا قرب حاصل کر لینا چاہیے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ زمانہ ماضی کی طرح علمائے سوء اور مسلمانان ہندو مزاج بادشاہ کے مزاج میں رسوخ حاصل کرلیں اور ملت اسلامیہ کو پھر سے ان حالات سے دوچار ہونا پڑے جن کا اکبری عہد میں ان کو سامنا کرنا پڑا تھا۔

نواب مرتضٰی خاں فرید بخاری کو لکھا "یہ حقیر صرف تائید وترویج شریعت حقہ کی خاطر...... آپ کی خدمت میں متوجہ ہوا ہے (مکتوبات ۱/۵۱)

خان اعظم میرزا عزیز الدین کو یہ حکیمانہ خط لکھا:

آج ہم آپ کے وجود شریف کو غنیمت جانتے ہیں اور اس کمزور شکست خوردہ معرکہ میں مرد میدان صرف آپ ہی کی ذات کو تصور کرتے ہیں یہ قولی (زبانی) جہاد جو اس وقت آپ کو میسر ہے جہاد اکبر ہے۔۔۔ ہم جیسے بے دست و پا فقراء اس دولت سے محروم ہیں (مکتوبات ۱/۶۵)

اس جرگہ مردان دولتِ اسلام (امراء وعلمائے حق) کی سعی پیہم سے آخر جہانگیر کو اسلام کی

Marfat.com

حقانیت کا احساس ہونے لگا تو اس نے نواب مرتضیٰ خان فرید بخاری اور ملک کے مفتی میراں صدر جہاں سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ''چار علمائے دین کی ایک جماعت ہر وقت دربار میں میرے ساتھ رہے جو مجھے مسائلِ شریعت سے آگاہ کرے۔''

حضرت مجدد الف ثانی نے اس کا فوری نوٹس لیا اور فرمایا کہ چار علماء کے بجائے صرف ایک عالم ہی کافی ہے اور وہ ''عالم آخرت'' ہو اگر ایک سے زیادہ علماء جمع ہونگے تو وہ زمانہ ماضی کی طرح حُبِّ جاہ کے لیے ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ جو حشر اسلام اور مسلمانوں کا اکبر کے ''عبادت خانہ'' میں ہوا اس کا بھی وہی انجام ہوگا۔ حضرات غور فرمایے کیسا حکیمانہ نکتہ ہے گویا آپ کے مبارک ہاتھ ملتِ اسلامیہ کی نبض پر تھے بروقت آپ نے اس کا تدارک فرمایا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے بروقت آپ کو خبردار کیا اور آپ نے ایسی حکمت عملی اپنائی جس سے نہ صرف اکبر کے الحاد اور دین الٰہی کا اس کے مرتے ہی خاتمہ ہوگیا بلکہ ہندوستان کے اسلامی معاشرہ میں اس کی عظمتِ رفتہ بحال ہوگئی۔

پروفیسر مجددی نے حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیائے دین کے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا کہ یہ اسی تحریک کے اثرات تھے کہ جہانگیر کا جانشین ایک متبع شرع (یعنی شاہ جہاں) بادشاہ کو بنایا گیا' جس نے شریعت اسلامیہ کی ترویج اور ملتِ اسلامیہ کے احیاء کے لیے بہت کوشش کی۔

لیکن شاہ جہان کے آخری ایام حکومت میں اس کے فرزند اکبر دارا شکوہ نے جنگ تخت نشینی میں کامیابی کے لیے اپنے دین دار بھائی اورنگزیب عالمگیر کے مقابلے میں ہندوؤں کی حمایت حاصل کرنے کے لیے ان کے علوم وفنون کی طرف توجہ کی اور ان کے عقائد اور اسلامی عقائد کو ملانے اور انہیں ایک ہی منبع سے فیض یاب ہونے کے سلسلے میں کئی کتابیں لکھیں اور ایک ایسی فضا پیدا کردی جس سے اکبری الحاد کے پھر سے سر اٹھانے کے خدشات پیدا ہوگئے۔ ان حالات میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے جانشینوں خصوصاً حضرت

خواجہ محمد معصومؒ نے حضرت مجدد الف ثانی کی طرح بروقت بیدار ہوکر پھر سے ''جرگہ مردان دولتِ اسلام'' مرتب کیا اور مسلمانانِ ہندو مزاج جو اکبری روپ میں زندہ ہو کر ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھیرنے کے درپے ہوئے تھے ان کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور جنگ تخت نشینی میں داراشکوہ کے مقابلے میں اورنگزیب عالمگیر کا ساتھ دے کر اسے کامیاب بنایا۔ گویا دو شہزادوں کے مابین جانشینی کی جنگ نہیں تھی بلکہ دو نظریات کا ٹکراؤ تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے علماء حق اور راسخ العقیدہ صوفیہ کو اورنگزیب کی صورت میں کامیابی عطا کی جو اسی مجددی تحریک کے اثرات کا پرتو تھا۔ [1]

پروفیسر مجددی کے لیکچر کے بعد ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ اس وقت یہودی عالمِ اسلام کے خلاف صف آرا ہیں یورپی دنیا ان کا ساتھ دے رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم مسلمان ان کے خلاف متحد ہو جائیں' انہوں نے مسلمانوں کے خلاف یہود کے کئی اقدامات کا تذکرہ کیا۔ افغانستان اور عراق کی تباہی پر تاسف کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اب ایسے نشانے کئی اسلامی ممالک بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے۔ انہوں نے ان حالات میں حوزۂ نقشبندیہ کے قیام کو سراہا کہ اس وقت دنیا کو اور خصوصاً عالمِ اسلام کو صوفیہ کرام کی تعلیمات کے عملی نمونے کی اشد ضرورت ہے۔

آخر میں میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی نے ملتِ اسلامیہ کے لیے دعائے خیر کی اور یہ مبارک اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

1۔ مکمل تقریر ان شاء اللہ تعالیٰ الگ کتابی صورت میں شائع کی جائیگی (ادارہ)

Marfat.com

اس اجلاس میں جن بزرگ شخصیتوں نے شرکت کی ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

ا۔ڈاکٹر ظہور احمد اظہر (سابق صدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور)
۲۔ڈاکٹر محمد اکرم شاہ اکرام (سابق صدر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج حال صدر شعبہ اقبالیات)
۳۔سہیل عمر (ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی لاہور)
۴۔ڈاکٹر وحید عشرت (ڈپٹی ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی لاہور)
۵۔ڈاکٹر محمود الحسن عارف (صدر اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور)
۶۔ڈاکٹر محمد اکرام چغتائی (سابق ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ لاہور)
۷۔ڈاکٹر محمد سلیم مظہر (صدر شعبہ فارسی اورینٹل کالج لاہور)
۸۔ڈاکٹر محمد اقبال ثاقب (شعبہ فارسی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور)
۹۔پروفیسر محمد رفیق (استاذ شعبہ فارسی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور)
۱۰۔ڈاکٹر قمر علی (استاذ شعبہ عربی اورینٹل کالج لاہور)
اا۔پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی (مالک مکتبہ نبویہ و مدیر ماہنامہ ''جہانِ رضا لاہور)
۱۲۔پروفیسر علیم تفضل (ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز پنجاب لاہور)
۱۳۔پروفیسر خالد بشیر (استاد شعبہ انگریزی گورنمنٹ کالج گجرات)
۱۴۔بشیر احمد قدر آفاقی (صدارتی ایوارڈ یافتہ)

نشست ششم ۱۰۔دسمبر ۲۰۰۳ء

یہ مشاورتی مجلس بہ مقام الحاج خوشی محمد صاحب (سبزہ زار) ......منعقد ہوئی۔ اس نشست کا اہتمام پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی (ڈائریکٹر شیر ربانی فاؤنڈیشن مانچسٹر انگلینڈ) کے اعزاز میں کیا گیا۔ ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نے تلاوتِ قرآن مجید کا اعزاز حاصل کیا۔ بعد ازاں جناب پروفیسر محمد اقبال مجددی نے حوزہ ءنقشبندیہ کے پانچ نکاتی اشاعتی پروگرام پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ ایسے امور کی انجام دہی کے لیے مستقل

Marfat.com

مزاجی، لِلّٰہیّت اور مقصد سے لگن کی ضرورت ہے۔ پھر آپ نے تمثیلاً حیدرآباد دکن کے اشاعتی ادارے لُجنہ معارف نعمانیہ کا ذکر کیا جہاں سے ۱۹۴۰ء تک ۳۷ مخطوطات شائع ہو چکے تھے۔ مجددی صاحب کے پانچ نکات ملخصاً درج ذیل ہیں:

۱۔ بعض نادرالوجود اور منحصر بہ فرد خطی نسخوں (متعلق بہ سلسلۂ نقشبندیہ) کے عکس شائع کیے جائیں۔

۲۔ قدیم اور اصیل مآخذ (سلسلۂ نقشبندیہ) کو جدید تقاضوں کے مطابق ایڈٹ کر کے شائع کیا جائے (مثلاً زُبدۃ المقامات، حضرات القدس، روضۃ القیومیہ اور مقامات معصومی وغیرہ)

۳۔ حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں لکھی جانے والی بعض نادر اور قدیم کتب کی اشاعت۔

۴۔ حوزۂ نقشبندیہ کا سب سے اہم مقصد قدیم اور اصل لٹریچر کی اشاعت ہونا چاہیے۔

۵۔ سلسلۂ نقشبندیہ کے تقریباً ایک سو ایسے خطی نسخے دنیا میں موجود ہیں جن کی اشاعت کے بغیر تاریخ و تعلیمات پر تحقیقی کام کماحقہٗ نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ان کی اشاعت جہاں تک ممکن ہو کی جائے۔

جناب بشیر احمد صدیقی صاحب نے بتایا کہ صوبہ سرحد کے بعض کتب خانوں میں خاصی تعداد میں خطی نسخے موجود ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے کتب خانوں کی فہرستیں تیار کرائی جائیں۔ اب تو انٹرنیٹ نے آسانی پیدا کر دی ہے اس کے ذریعے خطی نسخوں کی نقول حاصل کی جا سکتی ہیں۔

صدیقی صاحب نے ایک موقع پر شیخ عبدالقادر جیلانی کی مجلس وعظ کا ذکر کیا کہ وہ ایک شخص پر مغز ماری کر رہے تھے جب کہ ہزاروں لوگ آپ کے ارشادات گرامی سننے کے لیے بیتاب تھے۔ استفسار پر آپ نے بتایا کہ اس شخص کی عمر سات روز باقی ہے اس لیے اس پر زیادہ توجہ دے رہا ہوں۔ چنانچہ وہ شخص واقعی سات روز بعد انتقال کر گیا۔

علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے جناب صدیقی صاحب نے ایک اور واقعہ یوں بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی مجلس میں موجود ایک صحابی سے فرمایا کہ تمہاری زندگی صرف

Marfat.com

ایک گھنٹہ باقی رہ گئی ہے بتاؤ اس عرصہ میں تم کون سا کام کرنا چاہتے ہو؟ اس صحابی نے فوراً عرض کیا یا رسول ﷺ! مجھے اس ایک گھنٹہ میں آپ صرف علم سکھا دیجیے۔ وہ صحابی عصر اور مغرب کے درمیان انتقال کر گئے۔ سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے انہوں نے محدث ابن جوزی کا واقعہ بیان کیا کہ انہوں نے احادیثِ نبویہ قلمبند کرنے کے دوران قلموں کے تراشے جمع کرر کھے تھے اور وصیت کی تھی کہ جب میں مرجاؤں تو وہ تراشے غسل کا پانی گرم کرنے کے لیے ایندھن کے طور پر استعمال کیے جائیں۔

صدیقی صاحب نے ایک موقع پر بیان کیا کہ امام غزالی نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ ان چھے قسم کی عورتوں سے شادی نہ کی جائے: اَنّانه' منّانه' حفّانه' حدّاقه' برّاقه' شدّاقه۔

راقم نے افسوس کا اظہار کیا کہ ہم اب تک حوزہ کی طرف سے کوئی چیز چھاپ کر پیش نہیں کر سکے جس کے جواب میں مجددی صاحب نے بتایا کہ میں نے ایک خطی نسخہ ایڈٹ کیا ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ حوزہ کی جانب سے جلد اشاعت پذیر ہوگا۔

اس اجلاس میں میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی نے پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کی اس تجویز کا ذکر کیا جس میں حوزہ کی طرف سے کوئی ماہوار اطلاع نامہ چھاپنے کی ضرورت پر زور دیا گیا تھا۔ مجددی صاحب نے اس تجویز کا مشروط خیر مقدم کیا اور کہا کہ اس میں ماہوار پابندی نہیں ہونی چاہیے بلکہ جب اچھا اور مفید مواد میسر آجائے' اسے رسالہ کی صورت میں چھاپ دیا جائے۔ اس تجویز کو پسند کیا گیا۔

اس علمی نشست کے اختتام پر جناب صدیقی صاحب نے دعائے خیر فرمائی۔

مجددی صاحب نے بعد میں میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب سے ذکر کیا کہ المکتبۃ العلمیہ لیک روڈ پر ایک کتاب "السفینۃ القادریہ للشیخ جیلانی مع غبطۃ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبدالقادر" لابن حجر عسقلانی مطبوعہ بیروت کا صرف ایک ہی نسخہ برائے فروخت موجود ہے' اسے فوراً منگوالیں۔ چنانچہ یہ نسخہ چودھری خوشی محمد صاحب اسی وقت جا کر خرید لائے۔

Marfat.com

نشست ہفتم ۱۳۔دسمبر۲۰۰۳ء

ڈاکٹر ساجدہ علوی صاحبہ میکگل یونیورسٹی مانٹریال [1] (کینیڈا) سے پاکستان تشریف لائی ہوئی ہیں۔ "اٹھارھویں صدی عیسوی (۱۷۰۷۔۱۸۰۳ء) کے صوفیہ وعلماء کے احوال وآثار اور تدریسی وتبلیغی سرگرمیوں میں ان کے خانقاہی نظام کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ" کے موضوع پر تحقیقی کام کررہی ہیں۔ چونکہ اس عہد میں سلسلہ نقشبندیہ کا بھی اہم کردار ہے اس لیے انہیں حوزۂ نقشبندیہ میں مدعو کیا گیا۔

اس سلسلے میں انہیں بعض مشکلات درپیش تھیں۔ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب نے حوزہ کی طرف سے معاونت کی پیشکش کی اور اس سلسلے میں بعض دانشوروں نے میاں صاحب کی دعوت پر آج کی منعقدہ مجلس بمقام چودھری خوشی محمد (سبزہ زار) میں شرکت کی۔ چنانچہ محترمہ کی بیان کردہ بعض مشکلات کے سلسلے میں مجددی صاحب نے کہا کہ آپ کو اس سلسلے میں پیشتر ازیں فلاں فلاں کتابیں بھیجی جاچکی ہیں اور مزید مآخذ کی نشاندہی بھی کی۔ ڈاکٹر انجم رحمانی صاحب (ڈپٹی ڈائریکٹر لاہور میوزیم) نے اپنے بیرونی ممالک کے اسفار کے علمی تجربات بیان کیے اور محترمہ کے لیے جناب متین کاشمیری اور ڈاکٹر خضر نوشاہی کا نام بطور کارکن تجویز کیا جو ان دنوں پاکستان کے شمالی علاقہ جات کی خانقاہوں اور مدرسوں میں جاکر مخطوطات پر کام کررہے ہیں۔ محترمہ نے انہیں مناسب صلہ کی بھی پیشکش کی۔ آخر طے پایا کہ کل گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں ہم لوگ متین کاشمیری اور ڈاکٹر خضر نوشاہی کو بلائیں گے آپ بھی تشریف لے آئیں معاملہ طے کرلیں گے۔

1.Dr.Sajida S Alvi

Prof. of Indo-Islamic History,

Chair in Urdu Language and Culture.

Institute of Islamic Studies

McGill University, Canada

Marfat.com

نشست ہشتم۔ ۲۶ دسمبر ۲۰۰۳ء

آج کی غیراعلانیہ علمی نشست جناب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب (ڈائریکٹر شیر ربانی فاؤنڈیشن مانچسٹر انگلینڈ) وسابق صدر شعبۂ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کے اعزاز میں سابقہ مقام پر ہی منعقد کی گئی۔

آپ گزشتہ ماہ لاہور تشریف لائے تھے اور کل ان کی واپسی ہے۔ لہٰذا میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب نے انہیں شایان شان طریقہ سے الوداع کہنے کے لیے حوزۂ نقشبندیہ کے چند وابستگان کو بلوالیا تھا۔ جن میں صدیقی صاحب کے برادر خُرد جناب نذیر احمد صدیقی، پیرزادہ اقبال احمد فاروقی اور پروفیسر محمد اقبال مجددی وغیرہ شامل ہیں۔ سب سے پہلے تو راقم نے میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب سے اظہار افسوس کیا کیونکہ ان کے برخوردار میاں جلیل احمد صاحب (ایم این اے) پر قاتلانہ حملہ ہوا (روزنامہ خبریں22-12-2003) جس میں وہ بال بال بچ گئے مگر ان کا گن مین (محمد ارشد جٹ) فائرنگ سے شدید زخمی ہوگیا تھا۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ میاں جلیل احمد گاڑی میں موجود نہیں تھے۔ گاڑی انہیں لاہور چھوڑ کر واپس جارہی تھی کہ ڈاکوؤں نے گاڑی چھیننے کی غرض سے فائرنگ کردی مگر ٹریفک کی آمدورفت کے سبب وہ اپنے مذموم ارادے میں کامیاب نہ ہوسکے اور راہِ فرار اختیار کرگئے۔ بعد میں بھی اسی قسم کی کوشش کی گئی ۔اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے ہماری کسی سے دشمنی نہیں۔

چونکہ اس نشست کا کوئی باقاعدہ ایجنڈا نہ تھا اس لیے دوستانہ ماحول میں جو گفتگو ہوئی اس کی الل ٹپ جھلکیاں جو ذہن میں محفوظ ہیں انہیں حوالہ قلم وقرطاس کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

ا۔ فاروقی صاحب کی تجویز پر حوزۂ نقشبندیہ کے خبر نامہ کی صدائے بازگشت پھر سنی گئی۔ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کا موقف ہے کہ میری صحت علالت کے سبب اعتدال پر نہیں ہے اس لیے میں کماحقہ اس میں حصہ لینے سے قاصر ہوں۔ فاروقی صاحب کا کہنا ہے کہ آپ آئے روز علمی محافل کا اہتمام کرتے ہیں اس میں جو کچھ کہا سنا

جائے اس کی روداد قلمبند کر کے ایک رسالہ/ پمفلٹ کی صورت میں چھاپ کر اہلِ علم کی خدمت میں روانہ کی جایا کرے خواہ 100 کی تعداد میں کیوں نہ چھاپی جائے تا کہ حوزہ کی کارگزاری سے لوگوں کو آگہی ہوتی رہے۔ انہوں نے مزید تجویز کیا کہ جس طرح میں نے ''جہانِ رضا'' میں مولانا احمد رضا خان کے بارے میں ان پر ہونے والے کام کی اطلاع کا الگ صفحہ مخصوص کر رکھا ہے اسی طرح اس خبر نامہ میں حضرت مجدد الف ثانی کے سلسلہ میں مختلف اداروں کی طرف سے ہونے والے کام کی اطلاعات بھی اس میں شامل کی جایا کریں۔ جیسے آپ نے پچھلے دنوں ''مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے چند سیٹ افغانستان سے منگوائے۔ آپ اس کا تعارف خبر نامہ میں شامل کر سکتے ہیں کہ مکتبہ القدس کوئٹہ سے چھپنے والے امرتسری ایڈیشن کی طبع جدید کا سٹاک کس طرح افغانستان پہنچا اور آپ نے کن مراحل سے گزر کر ایسے ملک سے جہاں آگ اور خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے' اس کے نسخے حاصل کیے۔ پھر اس نسخے کی خوبیاں اجاگر کریں (میں یہاں تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب نے ان مکتوبات کا ایک سیٹ از رہ کرم سب سے پہلے اپنے اس نیاز مند کو عنایت فرمایا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء) اس طرح حضرت مجدد الف ثانی پر کوئی کتاب' کوئی تحریر سامنے آئے تو اس کا تعارف بھی کرا دیا جائے۔ مجددی صاحب کی تجویز تھی کہ اس خبر نامہ کو ماہ بہ ماہ پابند نہ کیا جائے بلکہ جب بھی مستند قسم کا مواد مہیا ہو چھاپ دیا جائے۔ جناب صدیقی صاحب نے اس تجویز کو سراہا اور یہ اضافہ فرمایا کہ خبر نامہ نمبروار شائع کیا جایا کرے یعنی شمارہ نمبر 1' 2' 3 وغیرہ۔ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کی تجویز تھی کہ ہم خبر نامہ کمپوز کروا کے اس پر نظر ثانی اور اس کی نوک پلک کی درستی کے لیے فاروقی صاحب کے حوالے کر دیا کریں مگر فاروقی صاحب فی الحال تو طرح دے گئے ہیں مگر یہ کام ان شاء اللہ تعالیٰ فاروقی صاحب کے تعاون سے جلد شروع کیا جائے گا۔

۲۔ جناب صدیقی صاحب نے علم اور کتاب کی اہمیت اجاگر کرنے کے سلسلے میں کہا کہ

Marfat.com

اَلعِلمُ صَیدٌ والکِتابُ قَیدٌ (بعض کتابوں میں قیدوا العلم بالکتاب کے الفاظ ملتے ہیں) معنی ومفہوم کے لحاظ سے دونوں ایک سے ہی ہیں البتہ الفاظ کا ہیر پھیر ہے۔

۳۔ بات کسی طور زمانہ قدیم کے متعلق چل نکلی جب زندگی بڑی سیدھی سادہ اور تکلفات سے مبرا تھی یعنی پتھر اور دھات کے زمانہ کی۔ اس ضمن میں صدیقی صاحب نے بتایا کہ پیالہ دراصل ''پی آلہ'' ہے یعنی پینے کا آلہ (برتن) جو بعد میں کثرت استعمال سے پیالہ بن گیا۔ اس پر فاروقی صاحب نے پیالہ سازی کی تاریخ بتانا شروع کر دی کہ قدیم زمانے میں جب یہ آسائشیں مفقود تھیں لوگ قدرت کے نشانوں سے ہی کام نکال لیا کرتے تھے جیسے آگ کے لیے چقماق سے کام لیتے' پانی کے لیے چلو استعمال کرتے یا کپڑا بھگو کر پانی حاصل کر لیتے۔ اس لیے بستیاں زیادہ تر پانیوں (سمندر' دریا) کے آس پاس قائم کرتے۔ ایسا ہوا کہ ایک مرتبہ دریا کے کنارے چکنی مٹی ایک شخص نے بیٹھے بیٹھے اپنے گھٹنے پر لیپ کر دی' اور جاتے ہوئے اسے اتار کر پھینک دیا دوسرے روز اس شخص کا ادھر گزر ہوا تو مٹی خشک ہو کر ایک پیالے کی شکل اختیار کر چکی تھی اور یوں پیالے نے رواج پایا۔

۴۔ ایک موقع پر میں نے گفتنی ناگفتنی کا استعمال کیا جس پر صدیقی صاحب گویا ہوئے کہ یہ بڑے خوبصورت الفاظ آپ نے استعمال کیے مگر یہ باتیں اب خواب وخیال ہو گئی ہیں۔ نئی پود تو علم سے بالکل دور ہوتی جا رہی ہے اور الفاظ کی نزاکتوں اور ان کے برمحل استعمال سے بے بہرہ۔ حالت یہ ہے کہ ایک صاحب نے شکار کے سلسلے میں لکھ دیا کہ تعلیم یافتہ کتے کا شکار حلال ہے حالانکہ یہاں ''سدھایا ہوا'' ترجمہ کرنا چاہیے تھا۔ اسی طرح جہاں قربانی کے جانوروں کی تفصیل بیان کی گئی ہے وہاں ''ذکر او انثی'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس کے معنی نر اور مادہ کے ہیں مگر ان صاحب نے ترجمہ میں مرد اور عورت لکھ دیا۔

۵۔ اسی دوران میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کی طرف سے حاضرین کی تواضع کے لیے خاص طور پر فاروقی صاحب کے لیے' ہمیں تو یوں سمجھیں کہ طفیلی تھے' مرغ کے سیخ کباب میز پر سجا دیے گئے۔ اس پر جناب صدیقی صاحب نے فرمایا کہ میاں

Marfat.com

صاحب نے من وسلویٰ کی یاد تازہ کردی۔ پہلے میٹھا (جس وقت ہم لوگ گئے تھے چائے کے ساتھ عمدہ قسم کی شرقپوری مٹھائی پیش کی گئی تھی) اور پھر نمکین۔

٦۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ان دنوں ''جہانِ مجدد'' (مجموعہ مقالات ومضامین بر مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ) پر کام کر رہے ہیں۔ اس کی کتابت خوانی کے فرائض راقم الحروف اعزازی طور پر سرانجام دے رہا ہے۔ اس سلسلے میں جن کٹھنائیوں سے گزرا اس کا ذکر بھی ہوا۔ اس پر میاں صاحب نے فاروقی صاحب سے فرمایا ''پروفیسر صاحب کو ان (راقم) کے متعلق لکھیں جس کے یہ مستحق ہیں۔ فاروقی صاحب نے کہا کہ آپ لکھیں یا مجددی صاحب۔ میں تو اس سلسلے میں لاتعلق رہا ہوں۔ پھر میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کے ارشاد پر مجددی صاحب نے لکھنے کی ہامی بھر لی۔ اس سلسلے میں میں نے بتایا کہ ''جہان مجدد'' تین ہزار صفحات پر مشتمل ہے جو چھ حصوں میں سمائے گا۔ اس پر صدیقی صاحب نے کہا کہ اسلام آباد میں سیرۃ النبی کانفرنس کے موقع پر مسعود صاحب نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ یہ کام پچیس جلدوں پر محیط ہوگا۔ میں نے کہا ممکن ہے اس وقت پروگرام میں حضرت مجدد الف ثانی کی تصانیف وغیرہ بھی چھاپنے کا ان کا ارادہ ہو۔ میں نے کہا کہ میری طرف سے کتابت خوانی مکمل ہو چکی ہے۔ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب نے کہا کہ آپ ان کے پیکٹ تیار کر دیں ہم انہیں حسب سابق بھجوا دیں گے۔ میں نے کہا اس کے ساتھ بعض تجاویز اور اعتراضات بھی بھیج رہا ہوں، جن پر ان کی نظر ثانی کی ضرورت ہے مثلاً خانہ کعبہ کا اولیائے کرام کے طواف کو جانا.......... فاروقی صاحب نے کہا کہ بعض اولیاء جیسے رابعہ بصریہؒ کے استقبال کے لیے خانہ کعبہ کا جانا کتابوں میں مذکور ہے۔ میں نے کہا یہاں بعض کا ذکر نہیں بلکہ بالکلیہ اولیاء کرام کا ذکر ہے۔ رابعہ بصریہؒ کا تو ایک مستثنیٰ معاملہ ہے۔ اسے تمام اولیاء کرام پر تو منطبق نہیں کر سکتے۔ فاروقی صاحب نے بیان جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ میں آج کل ''رجال الغیب'' پر ایک کتاب لکھ رہا ہوں اس میں میں نے ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک بزرگ کا ذکر کیا جو خانہ کعبہ کا طواف کر رہے

Marfat.com

تھے اور انوار الٰہیہ اس کا احاطہ کیے ہوے تھے۔ میں یہ منظر دیکھ کر ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا تو دیکھا کہ انہوں نے حجرِ اسود کو بوسہ دیا' وہ حافظ قرآن تھے۔ انہوں نے ابتدائی سورۃ فاتحہ سے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ وہ طواف میں عام لوگوں کی طرح ہی چل رہے تھے اور نہایت ہی ترتیل وسکون کے ساتھ تلاوت کرتے جارہے تھے جس کا میں ایک ایک حرف سمجھ رہا تھا جب وہ حجرِ اسود سے کعبہ شریف کے دروازے تک پہنچے تو پورا قرآن شریف ختم کرلیا جسے میں نے ایک ایک حرف سنا۔ پھر کعبہ شریف کے دروازے سے حطیم تک پہنچنے تک دوسرا قرآن مجید ختم کرلیا۔ فاروقی صاحب نے مزید بتایا کہ ہمارے ایک خارجی پروفیسر دوست حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اس کرامت کا انکار کرتے تھے کہ وہ گھوڑے پر سواری کے وقت ایک پاؤں رکاب میں رکھتے اور دوسرا پاؤں دوسری رکاب میں رکھنے تک قرآن مجید ختم کرلیتے۔ میں نے کہا کہ جناب آپ بھی اگر رسالت مآب ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوے ہوتے تو آپ بھی سائیکل کے ایک پائیدان پر پاؤں رکھتے اور دوسرا پاؤں دوسرے پائیدان پر رکھنے تک قرآن مجید ختم کرلیتے۔ پروفیسر صاحب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اس واقعہ کے بھی منکر تھے کہ انہوں نے نحیف الجثہ اور آنکھوں میں آشوب ہونے کے باوجود درِ خیبر کو اکیلے اکھاڑ پھینکا تھا۔

۷۔ فاروقی صاحب نے ذکر کیا کہ ایک روز ایک بی بی مکتبہ نبویہ پر آئی اور کافی دیر تک کتابوں کی ورق گردانی میں منہمک رہی۔ میں نے اس کے اوضاع واطوار سے اندازہ لگایا کہ ہونہ ہو یہ ساجدہ علوی صاحبہ ہیں چنانچہ میں نے اس بی بی سے کہا کہ آپ ساجدہ علوی ہیں؟ "جی ہاں میں ساجدہ علوی ہی ہوں"۔ آپ مولوی شمس الدین صاحب (م۔68۔1۔11) نادرہ کتب فروش کے پاس بھی تصوف کی کتابوں کے سلسلے میں آیا کرتی تھیں؟ اس نے کہا "ہاں" اچھا آپ فاروقی صاحب ہیں؟ "جی" "آپ ہی سے ملنے تو میں آئی ہوں" پھر اس نے اپنے موضوع کے بارے میں بتایا کہ "میں اٹھارھویں صدی عیسوی میں اورنگ زیب کے بعد سے پاکستان میں خانقاہ اور مدرسہ کے کردار پر کام کررہی"

Marfat.com

ہوں''۔اس سلسلے میں آپ سے معاونت کی خواہاں ہوں۔ پھر میں نے اس سلسلے کے بعض مآخذ کی نشان دہی کی اور انہیں بریف کیا (ساجدہ علوی صاحبہ ان دنوں انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز میکگل یونیورسٹی مانٹریال (کینیڈا) میں بطور پروفیسر آف انڈو اسلامک ہسٹری اور چیئر اِن اردو لینگویج اینڈ کلچر کے عہدے پر فائز ہیں۔) یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جناب میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب نے بھی موصوفہ کے اعزاز میں اسی مقام پر مورخہ 13 دسمبر 2003ء کو ایک تقریب کا اہتمام کیا تھا اور ان کے پراجیکٹ میں معاونت کے لیے بعض اہل علم کو دعوت دی تھی۔

۸۔فاروقی صاحب کے مولانا شاہ احمد نورانی (م 2003-12-11) سے گہرے مراسم تھے۔اسی بنا پر مرحوم کو ان کی علمی، دینی و سیاسی خدمات پر خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے انہوں نے جنوری 2004ء کا ''جہان رضا'' کا شمارہ مخصوص کیا ہے اور میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب سے درخواست کی کہ آپ بھی ان پر لکھیں۔میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب نے کہا کہ نورانی میاں پچھلے دنوں شرقپور تشریف لائے تھے اور جو کچھ ارشاد فرمایا وہ ٹیپ شدہ موجود ہے۔آپ کو ٹیپ مہیا کر دی جائے گی آپ اسے ہی صفحہ قرطاس پر منتقل کر کے چھاپ دیں۔فاروقی صاحب کا جواب تھا'' نہ نہ۔یہ تو جال ڈال کر مچھلی پکڑنے کی بات ہوئی۔پہلے جال ڈالیں، پھر مچھلی قابو کریں، پھر اسے صاف کر کے مصالحہ لگائیں پھر بھون کر کھائیں۔نہ بابا یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکتا۔آپ اپنے تاثرات خود لکھ کر دیں خواہ پانچ سات سطریں ہی سہی''۔میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب نے وعدہ کر لیا۔

۹۔صدیقی صاحب نے فاروقی صاحب سے کہا کہ آپ مجھے مسٹر ہمفرے کی کتاب Colonization Ideal کہیں سے مہیا کر دیں۔فاروقی صاحب نے کہا کہ انگریزی ایڈیشن تو نہیں ملے گا البتہ اس کا اردو ترجمہ ''ہمفرے کے اعترافات'' کے نام سے بازار میں دستیاب ہے۔اسے انجمن نوجوانانِ پاکستان گارڈن ٹاؤن لاہور نے شائع کیا۔میرے ساتھ

Marfat.com

کسی کو بھیجیں میں دلوادوں گا۔صدیقی صاحب نے کہا کہ ہمفرے برطانوی جاسوس تھا اور اس نے اس کتاب میں اعتراف کیا ہے کہ مجھے شیخ محمد بن عبدالوہاب نے یہ اطمینان دلایا تھا کہ وہ میرے پروگرام پر عمل پیرا ہوگا مگر دو نکات پر اس نے اظہار معذوری کیا:

۱۔انہدام خانہ کعبہ

۲۔قرآن مجید میں تحریف

۱۰۔فاروقی صاحب نے بتایا کہ ''ہدایت الطالبین'' تالیف شاہ ابوسعید نقشبندی مجددی دہلوی مرتبہ مولانا نور احمد امرتسری ادارہ فیوضات مجددیہ خانقاہ فضلیہ شیر گڑھ (اوگی) ضلع مانسہرہ نے از سر نو کمپوز کرا کے اسی سال شائع کر دی ہے۔

۱۱۔ایک موقع پر صدیقی صاحب نے بتایا کہ ایک مرتبہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب (پیرس) نے بیان کیا کہ ترکی میں دنیا بھر سے سب سے زیادہ مخطوطات موجود ہیں۔

اس گفتگو کے بعد فاروقی صاحب نے اجازت چاہی۔ان کی دیکھا دیکھی دوسرے حضرات بھی باری باری رخصت ہو گئے اور یہ علمی نشست اختتام پذیر ہوئی۔

(ضمیمہ)

حوزۂ نقشبندیہ

۱۔لائحہ عمل برائے علمی تحقیقات

۱۔نقشبندی سلسلہ کی تاریخ و تعلیمات سے متعلق درجہ اول کے تمام مآخذ و مراجع جمع کیے جائیں۔

۲۔صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے ذخیرہ کتب مخزونہ کتاب خانہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کو سلسلۂ نقشبندیہ کی کتب کے لیے مخصوص ذخیرہ بنادیا جائے۔

۳۔اس امر کے لیے ساری دنیا کے علمی مراکز سے رابطہ قائم کیا جائے اور ان سے اس ذخیرے کے لیے کتابیں بھیجنے کے لیے درخواست کی جائے۔

۴۔مطبوعہ کتب جو دنیا میں طبع ہوئی ہیں (سلسلہ نقشبندیہ) خرید کر جمع کی جائیں۔

۵۔غیر مطبوعہ کتب یعنی مخطوطات دنیا میں جہاں جہاں سلسلہ نقشبندیہ سے متعلق محفوظ ہیں ان کے عکس کتب خانے کے لیے منگوائے جائیں۔

۶۔اس کار خیر کے لیے باقاعدہ علماء و محققین کا ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جو ان مراجع کی فہارس تیار کرے پھر ان کے عکس لینے کی کوشش کی جائے۔

۷۔پاکستان اور دنیا بھر میں نقشبندی سلسلے کے مراکز اور خانقاہوں سے رابطہ علمی قائم کیا جائے اور ان مقامات میں اگر کتب خانے موجود ہیں تو وہاں سے نادر کتب و مخطوطات کے عکس بنوائے جائیں۔

۸۔سلسلہ نقشبندیہ کے مخطوطات خریدنے کے لیے پنجاب یونیورسٹی لائبریری (ذخیرہ میاں صاحب) کو خطیر رقم دی جائے جو میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کے نام سے بینک میں جمع رہے اور مخطوطات خریدتے وقت بینک سے ادا کر دی جائے۔

۹۔روس سے آزاد ہونے والی مسلم ریاستوں (خصوصاً بخارا، سمرقند، تاشقند اور قزان

Marfat.com

وغیرہ) میں جا کر وہاں سے نقشبندی سلسلے کی قدیم مطبوعات و مخطوطات حاصل کیے جائیں کیونکہ یہ علاقے اس سلسلہ کے اولین مراکز تھے۔

ب۔ اغراض و مقاصد

۱۔ سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت کے لیے کوشش کرنا۔

۲۔ اس سلسلے میں علمی و تحقیقی کام کرنے کی ترغیب دینا۔

۳۔ سلسلہ نقشبندیہ پر تحقیقی کام کرنے والوں کی ہر طرح سے معاونت کرنا۔

۴۔ اس سلسلے کی تاریخ، افکار و تعلیمات سے متعلق ایک جامع فہرست مرتب کر کے شائع کرنا جو اردو و انگریزی زبانوں میں ہونی چاہیے یعنی

A Bibliography of the Naqshbandiah Order

۵۔ اس مقصد کے لیے ایک کتب خانے کا قیام جس میں اس سلسلے سے متعلق تمام مآخذ و مراجع جمع کیے جائیں (تفصیل لائحہ عمل کے تحت لکھی جا چکی ہے)

۶۔ بعض اکابر نقشبندی مشائخ کے یوم منانے کے لیے محافل کا قیام مثلاً

☆ ......حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری

☆ ......حضرت خواجہ محمد پارسا بخاری

☆ ......حضرت خواجہ عبید اللہ احرار

☆ ......حضرت خواجہ باقی باللہ

☆ ......حضرت مولانا جامی

☆ ......حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

☆ ......حضرات صاحبزادگان حضرت مجدد الف ثانی

☆ ......حضرت شیخ آدم بنوڑی

☆ ......حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید

Marfat.com

☆......حضرت شاہ غلام علی دہلوی

☆......حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

۷۔نقشبندی سلسلے کے اہم ماٰخذ جدید تقاضوں کے مطابق ایڈٹ کر کے شائع کرنا۔

۸۔یورپین زبانوں میں اس سلسلہ کے قدیم واصیل ماٰخذ کے تراجم تحقیق وحواشی کے ساتھ شائع کرنا یعنی

Translation Of The Original Sources Into European Languages

ج۔برائے تحقیقات علمیہ

ڈاکٹر شیر محمد زمان' اسلام آباد، پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی' مانچسٹر

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد' کراچی، ڈاکٹر عارف نوشاہی' راولپنڈی

جناب محمد نذیر رانجھا' راولپنڈی، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری' لاہور

مولانا منشاء تابش قصوری' مریدکے، ڈاکٹر معین نظامی' اورینٹل کالج' لاہور

ڈاکٹر قمر علی زیدی' شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی' لاہور،

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر سابق صدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی' لاہور

پروفیسر حازم محمد احمد' قاہرہ

جناب مختار الدین احمد مسلم یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا

جناب انس فاروقی' خانقاہ شاہ ابوالخیر' دہلی

جناب ابوحفص عمر مجددی' سجادہ نشین خانقاہ نقشبندیہ' کوئٹہ

ڈاکٹر ساجدہ علوی' کینیڈا،

جناب احمد حسن میرزا' امریکہ،

جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی' لاہور

ڈاکٹر ماریہ ہر مینسن

جناب آرتھر بویلر' امریکہ

Marfat.com

ماہنامہ

نورِ اسلام

خود پڑھیے

اپنے حلقہ کو پڑھائیے

اور دوستوں کو پڑھنے کی ترغیب دیجئے

تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ادارے کے ساتھ اپنا اخلاقی اور مالی تعاون کیجیے

اپنے کاروبار کے فروغ کے لیے اپنے اشتہارات ارسال کریں

۹ روپے فی شمارہ ★ 100 روپے زرِ سالانہ

042-7313356

خط و کتابت و ترسیلِ زر کا پتہ

کاشانہ شیر ربانی، مکان نمبر ۵، اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ، نزد حضرت داتا گنج بخش، لاہور

رمضان شریف کی وجہ سے

قبلہ ثانی لاثانی حضرت میاں **غلام اللہ** شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ **ختم مبارک**

شرقپور شریف میں ۹ اور ۱۰ اکتوبر کو ہوگا۔

شیر ربّانی فری ڈسپنسری شرقپور شریف

میں ایکسرے، الٹرا ساؤنڈ، ایمبولنس، خون و پیشاب ٹیسٹ اور موبائل شفاخانہ کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے

منجانب: صاحبزادہ **میاں جمیل احمد** شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف و مہتمم

دار المبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ و جامعہ شیر ربانی برائے طالبات شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

☎ 0498-591054,590791

Marfat.com

Marfat.com

Proceedings Of

HOUZA-I-NAQSHBANDIAH

(2003 AD)

Compiled by

Muhammad Alim Mukhtar-e-Haque

Secretary Houza-i-Naqshbandiah

Published by

Houza-i-Naqshbandiah Kashana-e- Sher-e-Rabbani House# 5, Ajmari Street. Hajvari Muhallah Darbar data Ganj Bukhsh Lahore